بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم مفتی صاحب مدظلہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

موجودہ دور کے شیعوں کی تکفیر صحیح ہے یا نہیں؟ جبکہ علماء دیوبند کی ایک بڑی جماعت اس زمانہ میں ان کی تکفیر کررہی ہے اور دوسری طرف ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ بعض علماء کی طرف سے ان کی تکفیر کے بارے میں سکوت کیا گیا ہے پس آپ سے گزارش ہے کہ آپ اپنی علمی تحقیق کو علمی دلائل سے مزین کرکے عنایت فرمائیں۔ والسلام: عبدالحفیظ (راولپنڈی)

الجواب حامداً ومصلیاً

علی الاطلاق تمام شیعوں کی تکفیر درست نہیں کیونکہ عقیدے کے لحاظ سے شیعوں کی مختلف قسمیں ہیں ان میں جو شیعہ کفریہ عقائد رکھتے ہوں مثلاً: قرآن کریم میں تحریف کے قائل ہوں یا یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے وحی لانے میں غلطی ہوئی یا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگاتے ہوں یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معبود مانتے ہوں، ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، لیکن یہ بات کہ تمام شیعہ یہ یا اس قسم کے کافرانہ عقائد رکھتے ہیں، تحقیق سے ثابت نہیں ہوئی اور کئی شیعہ یہ کہتے ہیں کہ الکافی یا اصول الکافی وغیرہ میں جتنی باتیں لکھی ہیں، ہم ان سب کو درست نہیں سمجھتے، دوسری طرف کسی کو کافر قرار دینا چونکہ نہایت سنگین معاملہ ہے، اسلئے اس میں بے حد احتیاط ضروری ہے، اگر بالفرض کوئی تقیہ بھی کرے تو وہ اپنے باطنی عقائد کی وجہ سے عنداللہ کافر ہوگا، لیکن فتویٰ اس کے ظاہری اقوال پر ہی دیا جائیگا، اس لئے چودہ سو سال میں علمائے اہل سنت کی اکثریت شیعوں کو علی الاطلاق کافر کہنے کے بجائے یہ کہتی آئی ہے کہ جو شیعہ ایسے کافرانہ عقائد رکھے کافر ہے اور یہی طریقہ بیشتر اکابر علمائے دیوبند کا رہا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ شیعوں کی گمراہی میں کوئی شبہ ہے، جن شیعوں کو کافر قرار دینے سے احتیاط کی گئی ہے، بلاشبہ وہ بھی سخت ضلالت اور گمراہی میں ہیں۔

(ماخذہ فتاویٰ عثمانی: ۱/۷۹)

ذیل میں شیعوں سے متعلق اکابر دیوبند کے چند فتوے ذکر کئے جاتے ہیں۔

دارالافتاء

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: (۷/۲۵۰)

فرقہ شیعہ تفضیلیہ جو کہ تبرا گو نہ ہو، وہ فرقہ کافر نہیں، اگرچہ اہل سنت والجماعت میں داخل نہیں ہے۔

فیہ أیضاً: (۷/۲۷۲)

محققین فقہاء کی تحقیق یہ ہے کہ اگر شیعہ حضرت عائشہ صدیقہ کے افک کا قائل ہے یا حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف وحی میں غلطی ہونے کا معتقد ہے تو یہ جملہ امور موجب کفر وارتداد باتفاق ہیں، پس ایسے رافضی کے ساتھ سنیہ عورت کا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

کفایۃ المفتی: (۱/۲۸۹، دارالاشاعت)

شیعہ اگر حضرت علیؓ کو دوسرے صحابہؓ پر فضیلت دیتا ہے بس اس کے علاوہ اور کوئی بات اس میں شیعیت کی نہیں تو یہ کافر نہیں۔

Scanned by CamScanner

فیہ أیضاً: (۱/۲۹۰)

شیعوں کے بہت فرقے ہیں، بعض فرقے کافر ہیں مثلاً جو حضرت علیؓ کی الوہیت یا حلول کا اعتقاد رکھتے ہیں یا غلط فی الوحی یا افکِ عائشہ صدیقہؓ یا قرآن مجید میں کمی زیادتی کے قائل ہیں، ایسے شیعوں سے رشتہ کرنا ناجائز ہے۔

امداد الفتاویٰ: (۲/۲۷۹)

اگر رافضی عقائد کفر رکھتا ہے جیسے قرآن مجید میں کمی بیشی کا قائل ہونا یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانا یا حضرت علیؓ کو خدا ماننا یا یہ اعتقاد رکھنا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام غلطی سے حضور پر وحی لائے تب وہ کافر ہے اور اس کا نکاح سنیہ سے صحیح نہیں اور محض تبرائی کے کفر میں اختلاف ہے، علامہ شامی نے عدم کفر کو ترجیح دی ہے (ج ۳، ص ۴۵۲) مگر اس کے بدعتی ہونے میں کوئی شک نہیں تو اس صورت میں گو وہ کافر نہیں مگر بوجہ فسق اعتقادی کے سنیہ کا کفو نہ ہوگا۔

فتاویٰ محمودیہ: (۸/۱۹۷ کتب خانہ مظہری)

روافض کے فرقے مختلف ہیں جن میں سے اکثر کافر ہیں اور بعض مؤمن مگر فاسق ہیں، جو فرقے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگاتے ہیں یا حضرت ابوبکرؓ کے مصاحب النبی ہونے کا انکار کرتے ہیں یا حضرت علیؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل مانتے ہیں یا اس بات کے قائل ہیں کہ آئندہ کوئی نبی پیدا ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو منسوخ کریگا وغیرہ وغیرہ من الکفر الصریح یہ سب فریقے کافر ہیں...... جو فرقے شیعہ کے ضروریات دین کا انکار نہیں کرتے البتہ حضرت علیؓ کو شیخین پر فضیلت دیتے ہیں وہ کافر نہیں بلکہ مؤمن ہیں لیکن فاسق ہیں۔

امداد المفتین: (ص: ۴۰۰)

روافض جو سبّ شیخین کرتے ہیں ان کے کفر میں اختلاف ہے، بعض فقہاء نے ان کی تکفیر کی اور محققین علماء کرام عدم تکفیر کے قائل ہیں لیکن جو روافض افکِ حضرت صدیقہؓ کے قائل ہیں وہ باتفاق کافر ہیں دیگر بعض کفریہ عقائد روافض غالیہ کے جیسے یہ کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وحی پہنچانے میں غلطی کی یا حضرت علیؓ خدا تھے وغیرہ وغیرہ یہ اعتقاد باتفاق اہل سنت کفر ہیں۔

فتاویٰ عثمانی: (۱/۹۷)

جو شیعہ کفریہ عقائد رکھتے ہوں، مثلاً قرآن کریم میں تحریف کے قائل ہوں یا یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ حضرت جبریل علیہ السلام سے وحی لانے میں غلطی ہوئی، یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتے ہوں، ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں۔ لیکن یہ بات کہ تمام شیعہ یہ یا اس قسم کے کافرانہ عقائد رکھتے ہیں، تحقیق سے ثابت نہیں ہوئی۔ اور کئی شیعہ یہ کہتے ہیں کہ الکافی یا اُصول الکافی وغیرہ میں جتنی باتیں لکھی ہیں، ہم ان سب کو درست نہیں سمجھتے، دوسری طرف کسی کو کافر قرار دینا چونکہ نہایت سنگین معاملہ ہے اس لئے اس میں بے حد احتیاط ضروری

Scanned by CamScanner

ہے، اگر بالفرض کوئی تقیہ بھی کرے تو وہ اپنے باطنی عقائد کی وجہ سے عند اللہ کافر ہوگا، لیکن فتویٰ اس کے ظاہری اقوال پر ہی دیا جائے گا، اسی لئے چودہ سو سال میں علمائے اہل سنت کی اکثریت شیعوں کو علی الاطلاق کافر کہنے کے بجائے یہ کہتی آئی ہے کہ جو شیعہ ایسے کافرانہ عقائد رکھے، کافر ہے۔ اور یہی طریقہ بیشتر اکابر علمائے دیوبند کا رہا ہے، اور چونکہ جمہور علماء کے اس طریقے میں کوئی تبدیلی لانے کیلئے کافی دلائل محقق نہیں ہوئے، اس لئے دار العلوم کراچی، حضرت مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ کے وقت سے اکابر کے اسی طریقے کے مطابق فتویٰ دیتا آیا ہے کہ جو شیعہ ان کافرانہ عقائد کا قائل ہو، وہ کافر ہے مگر علی الاطلاق ہر شیعہ کو خواہ اس کے عقائد کیسے بھی ہوں، کافر قرار دینے سے جمہور علمائے امت کے مسلک کے مطابق احتیاط کی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ شیعوں کی گمراہی میں کوئی شبہ ہے، جن شیعوں کو کافر قرار دینے سے احتیاط کی گئی ہے، بلاشبہ وہ بھی سخت ضلالت اور گمراہی میں ہے، اللہ تعالیٰ ان گمراہیوں سے ہر مسلمان کی حفاظت فرمائیں۔ آمین

(نیز ملاحظہ فرمائیں، جواہر الفقہ: ۱/۶۰)

مذکورہ فتاویٰ سے معلوم ہوا کہ جمہور اکابر علماء دیوبند علی الاطلاق شیعہ کی تکفیر کے قائل نہ تھے، لہذا علی الاطلاق شیعوں کی تکفیر صحیح نہیں ہے۔

لما فی الشامیہ:

وبهذا ظهر أن الرّافضی ان کان ممن یعتقد الألوهیة فی علیّ أو أن جبرئیل غلط فی الوحی أو کان ینکر صحبة الصدیق أو یقذف السیدة الصدیقة فهو کافر لمخالفته القواطع المعلومة من الدین بالضرورة بخلاف ما اذا کان یفضل علیّا أو یسب الصحابة فانه مبتدع لا کافر کما أوضحته فی کتابی تنبیه الولاة والحکام عامّة أحکام. (۲/۴۶، سعید)

ولما فیها أیضاً:

اقول: نعم نقل فی البزازیة عن الخلاصة أن الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنهما فهو کافر وان کان یفضّل علیا علیهما فهو مبتدع وهذا لایستلزم عدم قبول التوبة، علی أن الحکم علیه بالکفر مشکل لما فی الاختیار اتفق الأئمة علی تضلیل أهل البدع أجمع وتخطئتهم وسب أحد من الصحابة وبغضه لایکون کفراً لکن یضلل الخ وذکر فی فتح القدیر أن الخوارج الذین یستحلون دماء المسلمین وأموالهم ویکفرون الصحابة حکمهم عند جمهور الفقهاء وأهل الحدیث حکم البغاة.....فعلم أن ماذکره فی الخلاصة من أنه کافر قول ضعیف مخالف للمتون والشروح بل هو مخالف لاجماع الفقهاء کما سمعت .....وقد ألزمت نفسی أن لا أفتی بشیئ من ألفاظ التکفیر المذکورة فی کتب الفتاوی. نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشة رضی الله تعالیٰ عنها أو أنکر صحبة الصدیق أو أعتقد الألوهیة فی علی أو أن جبریل غلط فی الوحی أو نحو ذلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن ولکن لوتاب تقبل توبته. (۴/۲۳۷)

Scanned by CamScanner

لما فی الهندیة : الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنها والعیاذ باللہ فهو کافر وان کان یفضل علیاً کرم اللہ تعالیٰ وجهه علی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنه لایکون کافراً الا انه مبتدع الخ . (۲/۲۶۴)

ولما فی البحر الرائق : والرافضی ان فضّل علیاً علی غیره فهو مبتدع وان أنکر خلافة الصدیق فهو کافر ومن أنکر الاسراء من مکة الی بیت المقدس فهو کافر ومن انکر المعراج من بیت المقدس فلیس بکافر.(۱/۶۵۹ داراحیاء التراث العربی)

ولما فی فتح القدیر : فی الروافض أن من فضل علیا علی الثلاثة فمبتدع وإن أنکر خلافة الصدیق أو عمر رضی اللہ عنهما فهو کافر. (۱/۳۰۴رشیدیة)

ولما فی مجمع الأنهر : والرافضی ان فضّل علیا فهو مبتدع وان أنکر خلافة الصدیق فهو کافر.(۱/۱۶۳ دارالکتب العلمیة) واللہ سبحانه وتعالیٰ أعلم

محمد عارف عفا اللہ عنه

دارالافتاء جامعه دارالعلوم کراچی

۱۴۲۹/۹/۱ھ

الجواب صحیح
محمد نعیم عفی اللہ عنہ
۱۴۲۹/۹/۶ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ
۱۴۲۹/۹/۲ھ

الجواب صحیح
احقر محمد رفیع عثمانی عفی اللہ عنہ
۸ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۸ ۹ ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان عفی عنہ
۱۴۲۹/۹/۸

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ
۱۴۲۹/۹/۸ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۱۴۲۹-۹-۹ھ

الجواب صحیح
سید حسین احمد عفی عنہ
۱۴۲۹/۹ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۱۴۲۹/۹/۹ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۱۴۲۹/۹/۱۲ھ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی — فتوی نمبر ۱۰۹۱/۴۰ — مورخہ ۱۴۲۹/۹/۱۲

Scanned by CamScanner